بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے مشہور و معروف اخبار ہر

مہینے کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ

کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
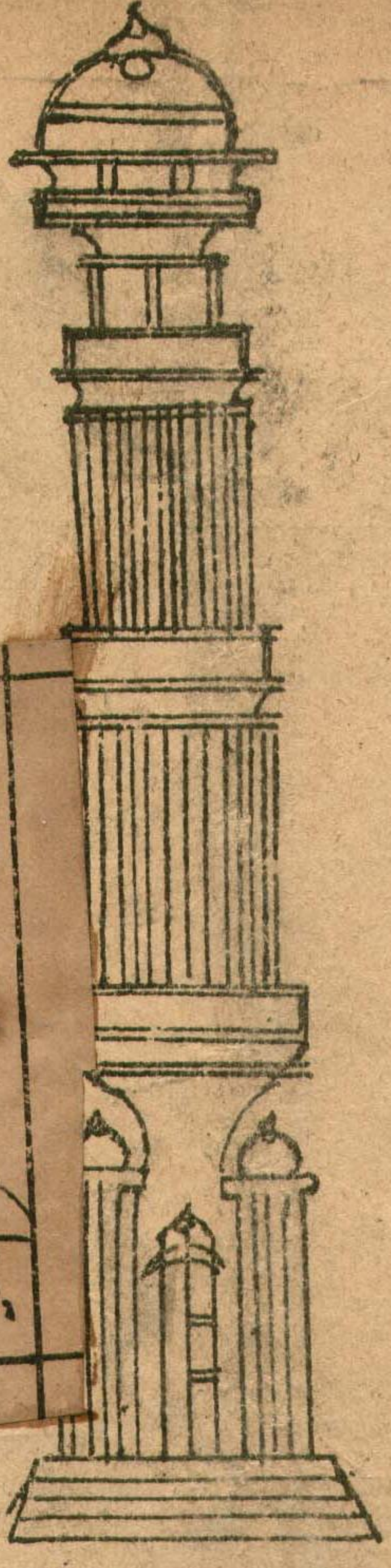
الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ - اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۱۶ - رجب المرجب ۱۳۲۶ھ

سالانہ جلسہ کے متعلق

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں آیندہ سالانہ جلسہ کی نسبت ایک ایڈیٹوریل لکھا گیا تھا۔ فیروزپور سے مکرمی ملک محمد حیات خان صاحب نے ایک مفصل خط میں اس کی تائید کی ہے البتہ شاعرانہ مذاق کے متعلق جو کچھ میں نے لکھا تھا وہ اس سے متفق نہیں وہ چاہتے ہیں کہ شاعرانہ مذاق رکھنے والے احباب ضرور کچھ نہ کچھ سنائیں میں ملک صاحب کی اس تجویز پر آگے چلکر لکھونگا ابھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسقدر افسوس کی بات ہے۔ کہ الحکم کے کئی ہزار پڑھنے والوں میں سے صرف ایک شخص کو اس قومی مشترکہ معاملہ پر قلم اٹھانے کی ضرورت محسوس ہوئی اور باقیوں نے اسے یا تو غیر ضروری سمجھا یا وہ جرأت نہیں کرتے کہ اسپر کچھ لکھیں۔

قوم میں بہت سے اہل الرائے اہل قلم موجود ہیں۔ خدا تعالےٰ نے انہیں وجاہت علم۔ اصابت رائے عطا کی ہے۔ وہ پھر کیوں قومی معاملات میں خاموشی اختیار کرتے ہیں ایک ہی تحریک کی جب مختلف اشخاص اور مختلف اطراف سے تائید میں ہوتی ہیں تو وہ خواہ نخواہ مؤثر ثابت ہوتی ہے اور اگر ایک ہی شخص ایک مرتبہ ایک تحریک کرکے خاموش ہو رہے تو اس کا اثر ظاہر ہے۔ خصوصاً لاہور یا سیالکوٹ کی جماعت کے معزز اور بارسوخ اصحاب کی طرف سے اسپر ضرور کچھ نہ کچھ لکھا جانا چاہیے اسلئے میں میر حامد شاہ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وغیرہ احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس تجویز کی تائید یا تردید میں جو کچھ بھی انکی رائے ہو شائع کریں تاکہ دوسرے بھائیوں کو بھی خیال پیدا ہو۔ میں جناب ملک محمد حیات خان صاحب کی اس توجہ فرمائی کیلئے انکا قوم کی طرف سے شکر گذار ہوں۔

شاعرانہ مذاق کو روکنے سے میری یہ غرض نہیں ہے۔ کہ اس فطرتی اور قدرتی عطیہ کو ناقدری کی نظر سے دیکھا جاوے نہیں۔ بلکہ میری غرض اور منشا یہ ہے کہ نظموں کیلئے اسقدر وقت نہیں دیا جانا چاہئے جو دوسرے ضروری اور اہم کام رہ جائیں جلسہ پر آنکی غرض محض تفریح نہیں ہوتی بلکہ اصل غرض وہی ہے جو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ کیساتھ تعلق بڑھے دنیا کی محبت سرد ہو۔ بھائیوں میں رشتہ اخوت مستحکم ہو وغیرہ وغیرہ۔ ایسا ہی یہ ضروری امر ہے کہ قوم اپنی ذمہ واریوں سے آگاہ ہو اور اسے معلوم ہو کہ وہ قومی کام جو اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی کی خاطر اسنے یہاں جاری کر رکھے ہیں ان کے قیام اور استحکام کیلئے اسے کیا کرنا ہے۔ شاعری کے پاک جذبات مؤثر ہوتے ہیں۔ اسلئے ان سے اگر کام لیا جائے تو اسی رنگ اور اسلوب پر جو ہمارے سید و مولا امام نے رکھی ہے ایک ایک لفظ نفس مطلب کی طرف رہنما ہو۔ قرآن کریم کی حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت حقہ پر اگر مختصر اور جوش خیز نظمیں ہوں۔ تو وہ بیشک مفید اور مؤثر ہیں نوحہ خوانی اور مرثیہ گوئی کا مذاق مٹا دینا چاہیے آگے رونے پیٹنے والی قوم نے کیا بنا لیا۔ غرض میں اس امر کا مخالف نہیں ہوں کہ کوئی بھی نظم نہ پڑھی جاوے میرا منشا یہ ہے کہ بہت ہی کم وقت اس مقصد کیلئے در [illegible]

ایک رپورٹ طیار ہو کر شائع کیجاوے خواہ وہ اخبارات میں چھپے یا میگزین میں یا الگ ایسا ہی سالانہ رپورٹ پہلے سے طیار ہونی چاہیے جس میں ان کاموں کے متعلق جو یہاں جاری ہیں تفصیلی اور مفید علم جماعت کو ہوسکے اور آیندہ ان امور کے متعلق انہیں سوچنے اور غور کرنیکا موقع مل سکے یہ رپورٹ بڑی محنت اور قابلیت سے طیار ہونی چاہئے۔ بہر حال میں دیکھتا ہوں کہ سالانہ جلسہ میں وقت بہت ہی تھوڑا ہے اسکی طیاری اور انتظام کے لئے ابھی کوشش ہونی چاہئے اور جیسا کہ میں نے ظاہر کیا تھا اسکو شاندار اور کامیاب بنانیکے لئے احباب ابھی فکر کریں اور یہ دونوں پہلو مد نظر رکھیں قومی ضروریات کیلئے کافی سرمایہ پہنچایا جاوے اور کثرت کیساتھ احباب جمع ہوں تاکہ انہیں ذاتی واقفیت اور علم ان کاموں کا ہو۔ جو انکے مرکز میں قومی کاموں کے نام سے ہو رہے ہیں۔

میں نے بطور خود تجویز کی تھی کہ اگر ایکہزار آدمی ایسے نکل آئیں جو یا تو خود پچیس پچیس روپیہ داخل کر دیں اور یا جمع کرکے لائیں تو کم از کم قومی سرمایہ میں مستقل فنڈ کی کوئی صورت نکلے اسوقت جتنی مدات ہیں وہ سب کی سب بہت بڑی توجہ کی محتاج ہیں اور انکو کو روز شب آئے دن کی ضروریات کیلئے متفکر رہنا پڑتا ہے اگرچہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو کام محض اسکی رضا کیلئے کئے جاتے ہیں انکا وہ خود میر سامان ہوتا ہے لیکن کوشش اور سعی انسان کا فرض ہے اسلئے اگر کچھ نہیں

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر پبلشر چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳- مئی ۱۹۰۸ء اجلاس دوم

حضرت اقدس ؑ کو لاہور میں رونق افروز ہوئے آج پہلا اتوار ہے۔ ملازمت پیشہ احباب اور مریدان با اخلاص کے واسطے گویا ہی عید کا دن ہے۔ اگرچہ حضور علیہ السلام کو لاہور میں تشریف لائے آج پانچواں دن ہے کئی ایک تقریریں بھی ہو چکی ہیں اور تمام عشاق اس رخ پرنور کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہوئے ہیں مگر چونکہ ابھی تک ملازمت پیشہ اصحاب کو دل کھول کر زیارت کرنے اور کلمات طیبات سننے کا موقع نہیں ملا تھا کیونکہ وہ بیچارے دفتروں کی پابندی اوقات سے مجبور اور ظہر و عصر کی نمازوں میں شریک ہونے سے معذور تھے۔ اور جب ان کو فرصت ملتی تو حضرت اقدس ؑ بوجہ اسی پرانی مرض دوران سر جس کا دورہ خصوصاً پچھلے حصہ دن میں تیز ہو جایا کرتا تھا۔ شام و عشا کو باہر تشریف نہ لا سکتے تھے۔

آج ان پیاسوں کو اپنی پیاس بجھانے اور دل کھول کر شرف زیارت سے مشرف ہونے اور کلام فیض رسان سے مستفید ہونے کا موقع اور فرصت میسر آئی ہے چونکہ صبح سویرے ہی حضرت اقدس ؑ حسب درخواست مکرمی اخویم خواجہ کمال الدین صاحب و سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن ہر دو صاحبان موصوف و صاحبزادگان سیر کے واسطے تشریف لے گئے (جس کی کیفیت انشاء اللہ تعالیٰ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کی جائیگی) تھے اتنے میں تمام دوستوں کو جمع ہونے کا اچھا موقع لگ گیا۔ اور آپ ؑ کی واپسی تک بہت کثرت سے احمدی اور غیر احمدی احباب احمدیہ بلڈنگز لاہور میں جمع ہو گئے۔ سیر سے واپس تشریف لاتے ہی حضرت اقدس ؑ چند منٹ کے واسطے دولتسرا میں تشریف لے گئے چونکہ دو ایک معزز رئیس حضرت کی ملاقات کے واسطے آئے ہوئے تھے لہذا پہلے حضرت اقدس ؑ انہی کی ملاقات کے واسطے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان میں تشریف لے گئے اور ان کے استفسار پر حضور ؑ نے ایک پرجوش اور پر مغز تقریر کی جو ۵- مئی ۱۹۰۸ء کے کلمات طیبات میں زیر عنوان ایک دہریہ سے ملاقات ۔ اگست ۱۹۰۸ء کے الحکم میں شائع ہو چکی ہے۔

وہاں سے فارغ ہو کر حضور ؑ اپنے خدام کے حلقہ میں رونق افروز ہوئے جو کہ (خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان کے اس وسیع حال میں جو کہ انہوں نے محض حضرت اقدس ؑ کی تشریف آوری کی خاطر طیار کرایا تھا) بڑے جوش اور شوق سے بیٹھے آپ کی راہ دیکھ رہے تھے۔ مامور سلطانی مرسل یزدانی ملہم ربانی علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام ایک کرسی پر صدر نشین ہوئے۔ تاکہ تمام حاضرین چہرہ مبارک کی زیارت کر سکیں۔ اور کلام روح پرور کو سن سکیں۔

نور آسمان سے تازہ بتازہ اس جری اللہ پر اترتا نظر آتا تھا۔ اور جلال چہرہ سے نمایاں تھا۔ ایک نہایت ہی سنسان خاموشی اور سکون کا عالم تھا نظریں اس پیارے چہرہ کی طرف ٹکٹکی باندھے تھیں کوئی جرأت بولنے کی نہ کرتا تھا اور سب اس بات کے منتظر تھے۔ کہ وہ مطلق شیرین سخن حبیب رب العالمین کیا فرماتے ہیں۔ کہ اتنے میں خلیفہ رجب الدین صاحب نے اس مہر خموشی کو ذیل کے سوال سے توڑا کہ حضور بعض لوگ دریافت کرتے ہیں کہ وفات مسیح کے کیا دلائل ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضرت اقدس ؑ نے ذیل کی تقریر فرمایا۔

فرمایا

حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات قرآن شریف میں بہت آئی ہے۔ دو قسم کی آیات ہیں جن سے ان کا وفات پانا ثابت ہوتا ہے۔ بعض آیات عام ہیں اور بعض خاص حضرت عیسیٰ ؑ ہی کے متعلق۔ عام طور پر تمام انبیاء علیہم السلام کی وفات کے متعلق جن میں حضرت عیسیٰ ؑ بھی شامل ہیں۔ یہ آیت واضح اور کھلا بیان کرتی ہے۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ خلت کا لفظ قرآن شریف کے محاورے میں ہرگز کسی ایسے شخص کے واسطے استعمال نہیں ہوا جو زندہ ہو بلکہ ہمیشہ وفات یافتہ لوگوں پر ہی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی یہی معنے کئے ہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر جب کہ حضرت عمر رضہ نے جوش محبت و فور الفت کی وجہ سے تلوار کھینچ لی تھی۔ اور آپ رضہ ننگی تلوار لئے گلیوں میں پھرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ جو کوئی کہیگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ اس کی گردن اڑا دونگا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقع سے خبر پا کر مسجد میں آئے۔ اور منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا جس میں ابتداءً یہی آیت پڑھی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم الخ اسوقت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ اس آیت کو سن کر رو پڑے اور یہ سمجھا کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے۔ اور حضرت عمر رضہ نے بھی جن کو اتنا جوش تھا۔ کہ تلوار لئے پھرتے تھے۔ اور انکا یہ خیال تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی وفات نہیں پائی۔ اس خطبہ کے بعد تلوار چھوڑ دی اور پھر کبھی کوئی ایسا ذکر نہ کیا۔

اب ظاہر ہے کہ اگر صحابہ میں سے کسی ایک نفس واحد کا بھی یہ اعتقاد ہوتا کہ حضرت عیسیٰ ؑ زندہ بجسم عنصری آسمان پر ہیں۔ تو کیوں وہ اسوقت اعتراض نہ کرتے اور کہتے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی قوم کا رسول تو زندہ ہے پر ہمارا رسول جس کو خدا نے تمام جہان کے واسطے قیامت تک کی تمام انسانی نسلوں کے لئے بلا کسی خصوصیت کے بھیجا۔ وہ تو تریسٹھ برس تک بھی زندہ نہ رہ سکے پس صحابہ کا سکوت اور خاموشی اور کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ کرنا اس بات کی روشن دلیل ہے۔ کہ تمام صحابہ رضہ حضرت عیسیٰ ؑ کو دوسرے انبیاء کی طرح **وفات یافتہ** یقین کرتے تھے۔ اور کسی ایک کا بھی ہرگز یہ اعتقاد نہ تھا۔ کہ وہ آسمان پر زندہ بجسم عنصری خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھے ہیں اور یہ اسلام میں سب سے پہلا اجماع ہے۔

دوسری آیت جو حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات کے بارہ میں خصوصیت سے ذکر ہوئی ہے۔ وہ خود حضرت عیسیٰ ؑ کا قول ہے جو وہ قیامت کے دن خدا کے حضور عرض کرینگے کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علیٰ کل شیء شہید۔ اللہ تعالیٰ کے اس سوال کے جواب میں کہ اے عیسیٰ ؑ کیا تو نے اس قوم کو ایسی بد دینی اور گمراہی کی تعلیم دی کہ مجھے اور تیری ماں کو معبود بنا لیں۔ اور خدائے عزوجل واحد و یگانہ کی عبادت کو ترک کر دیں؟ حضرت عیسیٰ ؑ کانوں پر ہاتھ دھرینگے اور قوم نصاریٰ کے گمراہ ہونے سے اپنی لاعلمی اور معذرت عرض کرینگے کہ اے خداوند مجھے ان کے حالات سے اسی وقت تک اطلاع تھی جب تک کہ میں ان میں رہا اور جب تک میں ان میں رہا۔ تب تک میں نے ان کو یہی تعلیم دی تھی۔ کہ تم اس خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا ایک ہی خدا ہے پھر جب تو نے مجھے وفات دیدی اس کے بعد کا تو ہی نگران اور واقف حال ہے مجھے کوئی علم نہیں۔

اب یہ بات دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ لوگ اقرار کریں کہ واقعی قوم نصاریٰ ابھی تک بگڑی نہیں۔

اور جو عقیدہ اتخاذ ولد اور تثلیث وغیرہ کا انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے۔ یہی مین توحید اور رضا الٰہی کا موجب اور موافق تعلیم حضرت مسیح ؑ ہے جس کا اقرار انکی زبانی قرآن مین موجود ہے +

اور یا یہ لوگ اس بات کا اقرار کریں کہ درحقیقت مسیح ناصری جو کہ بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے واسطے مامور کیا گیا تھا۔ اپنی مفوضہ خدمت کو انجام دیکر بموجب حکم الٰہی اپنی طبعی موت سے وفات پا گیا ہے۔ اور کہ آیندہ وہ کبھی دنیا مین نہین آ سکتا۔ بلکہ آنیوالا امت محمدیہ مین سے ہوگا جو کہ ان کی خو بو پر ہوئے اور مناسبت وقت اور مناسبت کام کے لحاظ سے مسیح کہلائیگا +

ظاہر ہے کہ صورت اول خدا اور خدا کے رسول قرآن اور قرآنی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ اور ایسی ہے کہ اس کے ماننے کے ساتھ ہی تمام اسلام کی عمارت گرتی ہے +
اور صورت دوم خدا کے منشاء کے مطابق حقیقت الامر اور قرآنی تعلیم کا سچا اصول ہے اور اسی مین اسلام کی فتح اور کامیابی صداقت اور بزرگی کا اظہار ہے۔ اب ان کا ختیار ہے۔ کہ ان دونوں راہوں مین سے جو راہ چاہین اختیار کر لیں۔

ہم علی وجہ البصیرت یقین رکھتے ہین کہ توفّی کے معنے لغت عرب مین نہ کلام خدا اور رسول میں ہرگز مع جسم عنصری اٹھائے جانے کے نہیں ہیں۔ تمام قرآن شریف کو یکجائی نظر سے دیکھنا چاہیے قرآن خدائے علیم وخبیر کی طرف سے کامل علم اور حکمت سے نازل کیا گیا ہے اس مین اختلاف ہرگز نہین بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہوئی ہین اگر ایک متشابہات ہین۔ تو دوسری محکمات ہیں +
جب یہی لفظ اور مقامات مین دوسرے انبیاء کے حق مین بھی وارد ہے تو اسکے معنے بجز موت کے اور کچھ نہین لئے جاتے تو پھر نہ معلوم کہ کیوں حضرت مسیح ؑ کو ایسی خصوصیت دیجاتی ہے۔ کیا ابھی تک مسیح ؑ کو خصوصیت دینے کا انہوں نے مزہ نہین چکھا +
دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین صاف یہ لفظ ہین۔ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ پھر حضرت یوسف ؑ کے متعلق بھی قرآن شریف مین یہی توفّی کا لفظ وارد ہے اور اس کے معنے بجز موت اور ہرگز نہین ہیں دیکھو توفنی مسلماً والحقنی بالصّٰلحین۔ یہ حضرت یوسف ؑ کی دعا ہے تو کیا اس کے بھی یہی معنے ہین کہ اے خدا

مجھے زندہ مع جسم عنصری آسمان پر اٹھا لے اور پہلے صلحاء کے ساتھ شامل کردے جو کہ زندہ آسمان پر موجود ہین۔ تعالی اللہ عما یصفون +
پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل میں جو ساحر فرعون نے بلائے تھے ان کے ذکر مین توفّی کا لفظ مذکور ہے جہاں فرمایا۔ ربنا افرغ علینا صبراً و توفنا مسلمین
اب ایک مسلمان کی یہ شان نہین کہ خدا اور اسکے کلام کے مقابلہ میں دم مارے۔ قرآن حضرت عیسےٰ ؑ کو سراسر مارتا ہے اور ان کے وفات پا جانے کو دلائل اور براہین قطعیہ سے ثابت کرتا ہے اور رسول اکرم صلعم نے اس کو معراج کی رات مین وفات یافتہ انبیاء مین دیکھا
جائے غور ہے کہ اگر حضرت عیسےٰ ؑ زندہ مع جسم عنصری آسمان اٹھائے جا چکے تھے تو پھر ان کو وفات شدہ انبیاء سے کیا مناسبت زندہ کو مردہ سے کیا تعلق اور کیسی نسبت ؟ ان کے لئے تو کوئی الگ کوٹھڑی چاہئی تھی

قد تبین الرشد من الغی

کوئی گڑبڑ نہین اور نہ کوئی شک وشبہ اس مین باقی ہر مسلمان کہلا کر ایسی بات پیش کرنا جو قرآن کے خلاف اسلام کی منتضاد کیا عقلمندی ہے ؟
صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف جو شخص کسی امر پر اجماع کا قایل ہے وہ کذاب ہے۔ صوفیاء کرام اور بعض صلحاء امت خیر الانام کا بھی مذہب تھا۔ کہ وہ وفات پا چکے اور آنیوالا اسی امت مین سے ہوگا۔ مگر تعصب ایک ایسی بلا ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہین دیکھتے اور باوجود جاننے کے نہین سمجھتے باوجود کانوں کے نہیں سنتے
افسوس تعصب اور ضد نے ان مین اپنے نفع نقصان کی بھی تمیز باقی نہیں رہنے دی چالیس کروڑ انسان ایک ضعیف اور ناتواں انسان کو انہی دلائل سے خدا مان رہا ہے کہ وہ ازلی ابدی ہے زندہ آسمان پر موجود ہے۔ اور اس نے خلق طیر کیا مردوں کو زندہ کیا اور یہ مسلمان ہین کہ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارتے اور اپنی گردن کاٹنے کے واسطے خود ان کے ہاتھ میں چھری دیتے اور ان کی اس خطرناک بت پرستی میں مدد کرتے ہین جس کیواسطے خدا نے ایسا غضب ظاہر کیا
تکاد السمٰوات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔

ان نام کے مسلمانوں کو اتنا بھی علم نہین۔ کہ ان کی اپنی ہی اولاد کو خود ان کے اپنے اقوال کو حجت پکڑ کر ملزم کر کے مرتد کیا جاتا ہے۔ کاش یہ اس خواب غفلت سے بیدار ہوں اور دوست و دشمن اور اپنے نفع نقصان کو پہچانین +
یہ اسلام کے نادان دوست اتنا نہین سمجھتے۔ کہ خدا تو ایسا غیور ہے۔ کہ ان کے عقاید فاسدہ کو بیخ وبن سے اکھاڑتا اور ذرا سی دیر کیواسطے بھی ان کے مشرکانہ اصولوں کو سُن نہیں سکتا قرآن شریف میں تدبر اور غوص کرنے والے جانتے ہین کہ باطل کا سر کچلنے کے واسطے خدا نے کیسے کیسے حربے اختیار کئے ہین
دیکھو نصاری نے مسیح ؑ کے بن باپ ہونے کو اس کی خدائی کی دلیل خیال کیا تھا۔ خدا نے کس طرح ان کو آدم ؑ کی نظیر پیش کر کے نادم وذلیل کیا۔ اور ان کے دعوے کو باطل کیا ان مثل عیسےٰ عند اللہ کمثل آدم۔ مسیح ؑ تو بن باپ تھا آدم اس سے بھی بڑھ کر خدائی کے لائق ہے۔ کیونکہ یہاں باپ نہ ماں دونوں ندارد +

پس

یاد رکھو کہ اگر فی الواقعہ حضرت مسیح ؑ زندہ مع جسم عنصری آسمان پر گئے ہوتے اور خدا ان کی اس دلیل کو بھی سچا مانتا تو ضرور تھا کہ اس کی کوئی نظیر پیش کر کے ان کے اس باطل کو بھی ملیا میٹ کر دیتا مگر خدا نے ان کی اس بات کو نفی کے رنگ میں باطل کیا ہے اور یہی جواب دیا ہے کہ وہ تو مر گیا۔ آسمان پر جانا کیسا ؟
یاد رکھو۔ کہ اگر خدا کا یہی منشا ہوتا کہ درحقیقت حضرت عیسےٰ ؑ زندہ آسمان پر ہیں تو ضرور تھا کہ بت پرستی کی اس دلیل اور باطل کے اس دیو کے سر کچلنے کیواسطے بھی کوئی نظیر ہی کا حربہ چلاتا مگر خدا کا نظیر پیش نہ کرنے سے اور وفات کا جابجا ذکر کرنے سے یہ صاف عیاں ہے۔ کہ وہ ضرور وفات پا چکا اور زندہ آسمان پر نہین ہے اور خدا نے اُن کی اس دلیل کو مانا ہی نہیں ورنہ ضروری تھا کہ جس طرح پہلے نظیر پیش کر کے ان کو ملزم وخوار کیا یہاں بھی نظیری وجہ سے عیسائیت کے بت کو پاش پاش کرتا مگر خدا نے ایسا نہیں کیا اس کی یہی وجہ ہے کہ خدا نے انکی اس دلیل کو ان کی وفات کے بیان سے رد کیا ہے۔ اور درحقیقت ان کی اس حجت کا حقیقی اور اصل جواب یہی ہے کہ قرآن کا یہ منشاء ہرگز نہین

کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے بلکہ وہ بھی وفات پا چکے جسطرح تمام انبیاء وفات پا گئے۔

پھر عجیب بات ہے کہ چونکہ وہ قتل نہیں ہوئے اسواسطے آسمان پر چڑھ گئے۔ کیا جو قتل نہیں کیا جاتا وہ لازماً آسمان پر چلا جاتا ہے جب تو پھر لاکھوں کروڑوں کو زندہ آسمان پر ماننا پڑے گا۔

اصل جھگڑا تو یہود کا یہ تھا۔ کہ حضرت مسیحؑ کا رفع روحانی نہیں ہوا۔ وہ تو اس بات کو ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ نعوذ باللہ مسیح لعین اور مردود ہیں اسی واسطے وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ ہم نے مسیح کو صلیب دیا اور اس طرح سے ان کو قتل کرنے کے مدعی تھے تا کہ اپنی کتاب کے فرمودہ کے مطابق ان کو جھوٹا نبی ثابت کریں رفع جسمانی کے متعلق تو کوئی جھگڑا ہی نہ تھا۔ قرآن شریف چونکہ بنی اسرائیل کے متنازعہ فیہ امور میں حکم اور قول فیصل ہے اس نے یہود کے اس اعتراض اور بہتان کا جو انہوں نے مسیحؑ کو لعنتی اور جھوٹا نبی ثابت کرنیکے واسطے باندھا تھا۔ جواب دیا کہ ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ کہ یہود نے جیسا کہ انکا زعم ہے حضرت مسیح کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی اس طرح سے وہ اُن کو جھوٹا نبی ثابت کرنے کے دعوے میں کامیاب ہوئے بلکہ اللہ تعالےٰ نے انکا رفع روحانی کیا اور ان کو ایسی ذلت اور ادبار سے بچا لیا۔

اگر رفع جسمانی ہی نجات اور پاکیزگی اور مقبول اور محبوب الٰہی ہونے کا موجب ہے تو پھر تو سارے ہی جھوٹے ٹھیرتے ہیں اور کوئی بھی نجات یافتہ نہیں رہتا چہ جائیکہ کوئی خدا کا محبوب اور مقبول ہی ہو۔ (نعوذ باللہ من ذالک) تعصب نے ان کو کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ عبدالرحمٰن قادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیرہ سو برس کی پیشگوئی ہمارے زمانہ میں آج پوری ہوئی

جب میں الہام کے بارہ میں یہود خصلت مسلمانوں کے بکواس اور شیطان سیرت انسانوں کے وسواس سنتا ہوں تو مجھے ان لوگوں پر بہت ہی افسوس آتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کی سچائی کا آفتاب روشن وتاباں ہے مگر خدا جانے ان اندھوں کا کدھر منہ اور کس طرف دھیان ہے سینکڑوں آیات قرآنی اور ہزاروں احادیث رسول ربانی اور لاکھوں نشانات آسمانی اسپر گواہ ہیں کہ حضور سراپا نور خدا کے مامور اور سچا نبی اللہ ہیں۔

(۱) ابتدائے قرآن سورہ فاتحہ کا بیان مغضوب علیہم کی رمز اور ولا الضالین کا نشان بتا رہا ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور ان کے دشمن سوانگ بنانیوالے یہود مردود ہیں۔

(۲) آیۃ استخلاف حضور کے دعوے پر ایک ایسی دلیل ہے جس کے سامنے آپ کا دشمن عاجز و ذلیل ہے اور اسمیں جو لفظ کما ہے اس نے منکروں کا سر جھکا رکھا ہے۔ ہاں جو بے شرم اور بے حیا ہے اس کی بات ہی جدا ہے۔

(۳) آیۃ اذا فتحت یاجوج و ماجوج کی تفسیر میں حضرت اقدس نے وہ عجائبات دلربا اور اشارات حق نما بیان فرمائے جنکو سن کر ایک مردہ میں بھی جان آجائے۔ حدیث فتح الیوم من ردم یاجوج و ماجوج میں جناب رسول خدا صلعم کا گھبرا کر لا الہ الا اللہ پڑھنا اس طرف اشارہ ہے کہ وہ شیدائی الوہیت مسیح اور وہ یاجوج یہی قوم نصاریٰ ہے لنڈن گلڈ ہال میں انکے بتوں کا موجود ہونا بھی ثبوت ہمارا ہے۔

(۴) آیت وجمع الشمس والقمر حدیث ان لمھدینا آیتین الخ قول بزرگ۔ ور سن غاشی ہجری وغیرہ حضرت اقدس کے گواہ ہیں جن کی شہادت سے دشمنوں کے منہ سیاہ ہیں۔

(۵) آیۃ اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم الخ حدیث۔ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم لا یدخلھا الطاعون و لا الدجال کے موافق طاعون دجال جہاں میں لوگوں کا قرضی مسیح آسمان میں آ زمین پر ملاتو۔

(۶) آیۃ اذا العشار عطلت۔ حدیث ویترکن القلاص فلا یسعٰی علیھا۔ لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز۔ لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من رکوبۃ۔ تخرج نار من حبس السیل۔ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب۔ لقصد منکم نار ھی الیوم خامدۃ۔ تبعث نار علی اھل المشرق۔ قال فی الدجال ان معہ ماء او نارا۔ یخرج الدجال الاعور الخ واحد ھما فیہ دخان و قادہ یہاں نار سے مراد ریل کی سواری ہے۔ جو اب عرب میں بھی جاری ہے اسی سے اونٹوں کی بیکاری ہے۔ پھر تلو منکرو۔ کس وقت کی انتظاری ہے۔

(۷) انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ہ واللہ متم نورہ لیظھرہ علی الدین کلہ سے ظاہر ہے کہ ظہور مسیح محمدی کا یہی زمانہ ہے کیونکہ اتمام نور کے لئے چودھویں ہی رات قانون ربانی ہے۔ ولقد نصرکم اللہ ببدر کی باطنی آنکھ کا یہی نشانہ ہے تعصب کا ستیاناس آج قرآن ہی بیگانہ ہے حدیث ان اللہ یبعث علی راس کل مائۃ سنۃ کی نسبت بتاؤ۔ اب کیا بہانہ ہے یاد رکھو بصورت انکار جہنم ہی ٹھکانہ ہے (۸) آیۃ یدبر الامر من السماء الخ کیا خوب حدیث خیر القرون قرنی کو پڑھو اور الایات بعد المائتین کا بھی خیال کرو تین سو برس کے بعد جو ہزار برس گذرنے کا حساب ہے اسی میں پھر مشرق سے طلوع ہوا۔ وہ جو صداقت کا آفتاب ہے لیکن شریر کمبخت نہیں دیکھتے ان کی آنکھوں پر تعصب اور ضد کا حجاب ہے مسیح کب ظاہر ہوگا۔ حافظ برخوردار صاحب کا اس بارہ میں یہ جواب ہے ؎

> پیچھے یک ہزار دے گذرے ترے سو سال
> عیسیٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

مولوی نواب صدیق حسن خاں صاحب کی حجج الکرامہ ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ یہ تیرہویں صدی بوجہ دجالی فتنوں کے بہت خراب ہے اسلئے چودھویں صدی کے سر پر ایک شخص ظاہر ہوگا جسکو مہدی کا خطاب ہے مولوی عبداللہ صاحب غزنوی سید گلاب شاہ کوٹھے والے بزرگ۔ پیر صاحب سندھی۔ چاچڑاں والے حضرت جی وغیرہ۔ حضرت اقدس کے حق میں بعض کا الہام بعض کی خواب ہے۔ اب سوچو۔ قرآن شریف۔ احادیث بزرگان امت سب کی شہادت کو رد کر دینا عند اللہ موجب ثواب ہے یا عذاب۔ فتدبروا یا اولی الالباب ہ

(۸) آیۃ و آخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ حدیث لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس الہام مندرجہ براہین صفحہ ۲۴۲ خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس میں حضور کے دعوے کا پورا ثبوت ہے۔ جسکے سامنے مخالف حیران و مبہوت دیکھا ایمان ہے تو عند الثریا علماء ہیں تو شر من تحت ادیم السماء مسجدیں ہیں تو رھی خراب من الھدیٰ۔ مدرسوں میں تعلیم ہے۔ تو اتخذ اللہ ولداً پھر یہ کہنا کہ دعوی مسیحیت میں بڑا۔ ایسے وقت میں جھوٹ ہے اور افترا۔ بھلا بتاؤ یہ کسقدر ظلم ہے اور جفا سنو ولعذاب الاخرۃ ھی اشد وابقی۔ الہام خلقت لک لیلاً ونھاراً کے ملہم کو یہ گالیاں اور ایذا اچھا فستعلمون من اصحاب الصراط السوی ومن اھتدیٰ

(۹) آیۃ ضرب اللہ مثلا للذین امنوا الخ۔ مریم ابنت عمران الخ اور حدیث جو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہے اسمیں ہمارے لئے یہ عمدہ دلیل ہے کہ ہمارا مرشد حضرت عیسیٰ کا مثیل ہے اور اسکی موید وحی رب جلیل ہے جو مدت سے براہین میں طبع ہوکر موجود ہر صحیح کثیر و قلیل ہے دیکھو صفحہ ۴۹۶ یا مریم الخ نفخت فیک من لدنی روح الصدق ایضاً صفحہ ۲۲۶ ھز الیک بجذع النخلۃ صفحہ ۲۲۶ الی کلٹ ہ) غور کرو کیا یہ انسانی منصوبہ ہے یا کلام جبرئیل ہے پھر بھلا یہ مفتری کے حق میں ہو تو لو تقول علینا بعض الاقاویل

(۱) کہ خیر امۃ اخرجت للناس کے معنے سمجھنے کیلئے آیۃ لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس کو پڑھو مفسرین نے الناس سے مراد لی ہے الدجال اور حدیث میں بھی آیا ہے۔ ثم تغزو دین الدجال۔ پھر مسیح ناصری کا جو نزول ہے وہ کیونکر قابل قبول ہے کیونکہ جو حکم خدا اور رسول ہے اس سے تو حیات مسیح کا خیال بالکل لغو اور فضول ہے پس بموجب وعدہ قرآنی وعد اللہ الذین امنوا منکم اور حدیث رسول حقانی و امامکم منکم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود تھے۔ اور مہدی معہود جنہوں نے صلیب کو توڑا نہ سکھ انکے ہاتھ سے بچے نہ آریوں کو چھوڑا حمایت اسلام اور تائید دین خیر الانام میں اپنی جان دی اور ہم اہل اسلام کو مخالفین کے حملہ سے امان دی وہ اپنے آقا و مقتدا سید المعصومین و الاتقیا جناب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے عاشق تھے اور ان کی آبرو پر قربان علیہ الف الف صلوٰۃ من اللہ المستعان و الملائکۃ المقربین وعباد الرحمن اب میں ناظرین تمکین اور منصفین دانش آگین کی خدمت میں دو حدیثیں پیش کرتا ہوں جن میں مذکور تو مسیح موعود کی وفات ہے مگر شکوک و شبہات کے مردوں کے لئے یہ وفات بمنزلہ آبحیات ہے حدیث اول ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض یتزوج و یولد لہ و یمکث خمساً و اربعین سنۃ ثم یموت۔ حدیث دوم ثم یمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی و یصلی علیہ المسلمون بظاہر ان میں اختلاف ہے اگر غور کریں تو مطلب صاف ہے یعنے حدیث اول سے وہ زمانہ مراد ہے جو حضرت اقدس کے دعوے کی بنیاد ہے اور حدیث دوم میں زمانہ وحی کی میعاد چنانچہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۸ میں ہے۔ منجملہ انکے ایک وہ خواب ہے۔ جسمیں اس عاجز کو جناب خاتم الانبیا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اور بطور مختصر بیان اس کا یہ ہے کہ اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں ... جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اسوقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے خاکسار نے عرض کی اسکا نام میں نے قطبی رکھا ہے جس نام کی تعبیر اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جسکے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے غرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آں صاحب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوشرنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنیکے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اسقدر اس میں سے شہد نکلا کہ آں جناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا تب ایک مردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا اور **باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں** اور وہ ایک قاش میں نے اس زندہ کو دیدی اور اس نے وہیں کھا لی پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی والحمد للہ علی ذالک **ایضاً صفحہ ۲۴۸** اور اس برکت کے بارہ میں **۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء** میں بھی ایک عجیب الہام اردو میں ہوا ... فرمایا کہ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"

دیکھو۔ حضرت اقدس کی خواب کو چالیسواں اور الہام کو چالیسواں سال ہے اب مقام غور اور جائے خیال ہے کہ کیا یہ کسی انسان کی طاقت یا مجال ہے کہ مفتری ہو کر وہ زمانہ پائے جسکا مخبر محبوب ذو الجلال ہے اور حسب پیشگوئی طبعی موت سے فوت ہو حالانکہ ہر قوم سے اسکا جنگ و جدال ہے۔ میرے بھائیو! ایسا ہونا غیر ممکن اور سراسر محال ہے نہ تم اسکی کوئی نظیر پاؤ گے نہ اس کی کوئی مثال ہے ان دلایل کو پڑھو اور خدا سے ڈرو۔ امام برحق کا انکار موجب وبال ہے الغرض اقامت مسیح موعود کی جو حمل لہ پیشگوئی آج ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہوئی مبارک وہ جو اس سے خدمت دین کے لئے دلوں کو آمادہ اور ایمان کو تازہ کر رہے ہیں اور افسوس انپر جو اس شیریں چشمہ کے کنارے پیاسے مر رہے ہیں اللہ تعالے انکو ہدایت کرے اور چشم بصیرت عنایت آمین یا رب العالمین +

کرم داد احمدی از دولمیال ضلع جہلم

۵۔ اگست سنہ ۱۹۰۸ء

اے بخبر بخدمت قرآن کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

مختلف تجویزیں اور آئے دن خیالات کی جدت شاید دماغ کی پریشانی اور جنون کی کوئی قسم سمجھی جاوے۔ لیکن عقل سلیم رکھنے والے یہ کبھی نہیں مان سکتے۔ کہ ایک ہی امر کی تکمیل کیلئے مختلف راہوں یا صورتوں کا اختیار کرنا پریشانی دماغ کا نتیجہ ہے علاوہ بریں اگر کوئی شخص محض اس خیال پر مفید اور مبارک اور ضروری کام کے کرنے سے رکتا ہے کہ اسکے احباب اور ہمعصر اسے کیا کہیں گے تو میرے اپنے ایمان میں وہ دنیا کی جھوٹی مدح و ذم کا اسیر ہے اور اخلاص اور خالصاً لوجہ اللہ ایک کام کرنے سے عاری ہے۔

میں نے جب سے الحکم جاری کیا ہے جن کاموں کو قوم کیلئے ضروری سمجھا مختلف اوقات میں انکی تحریک کرتا رہا اور حتی الوسع خود ان میں حصہ لیا ان کا مکمل ہو جانا ایک وقت کو چاہتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہیگا ہو رہیگا جو لوگ ان باتوں میں پڑتے ہیں وہ سنت اللہ سے ناواقف ہوتے ہیں اس مختصر تمہید کے بعد میں پھر ناظرین کو **خوشخبری** سنانی چاہتا ہوں کہ میں **قرآن مجید** کے ترجمہ اور تفسیر کی بہت بڑی ضرورت محسوس کرتا ہوں میں نے جب اول تفسیر القرآن لکھنی شروع کی تھی تو ہمارے موجودہ امام اور خلیفۃ المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر اس طرز پر سورہ فاتحہ کی تفسیر ہی شایع ہو جائیگی تو میں کامیابی سمجھونگا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں **سورہ بقر** کی تفسیر شایع کر سکا اور سورہ آل عمران کا بھی ایک حصہ چھپ گیا ہے شروع سال میں قرآن مجید کے ترجمہ کے متعلق تجویز ہوئی تھی مگر آخر ملتوی کرنی پڑی اور باوجود سات مہینے گذرنے کے منشی عبد الرشید صاحب کی طرف سے کوئی طیاری مجھے معلوم نہیں ہوئی اور اگر ایسے طور پر ہو جس کا مجھے علم نہیں تو وہ مجھے ایسا کہنے سے معذور رکھینگے اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے بیعت میں قرآن مجید کے پڑھنے کا خاص طور پر اقرار لیا تو میرے دل میں جنبش اور جوش پیدا ہوا کہ اس اقرار کی عظمت اور صداقت کے لحاظ سے جیسی کچھ بھی ہو جس نیت اور اخلاص کے ساتھ قدر ہونی چاہئے اور آپ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایک ترجمہ معہ نوٹوں کے شایع ہو جاوے اور اسکے لئے میں نے یہ پسند کیا ہے کہ خلافت کے بعد جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح نے درس شروع کیا ہے۔ وہاں سے ہی اسکو چھاپا جاوے اور ایک ایک پارہ شایع ہوتا رہے جبتک اللہ توفیق دے +

بعض کہیں گے کہ پہلے تفسیر نا مکمل ہے اسکے لئے یہ وعدہ تھا۔ اور وہ ہو جائیگا اسکا مختصر جواب جو پہلے سے آیا ہو

ان باتوں میں میں نہیں پڑونگا۔ میں اس کام کو قرآن کی خدمت سمجھکر کرنی چاہتا ہوں جتنی ہو اور جس طرح ہو۔

ترجمہ اور تفسیری نوٹ کس قسم کا ہوگا اس کا نمونہ ۱۴ اگست ۱۹۰۸ء کے الحکم میں چھپ چکا ہے اس اعلان سے میری غرض صرف یہ ہے کہ میں اپنی اخبار کے ناظرین کو مطلع کردوں کہ میں ان میں سے ہر ایک کے نام دو دو جلدیں اسکے شایع ہونے پر قیمۃً طلب بھیجدونگا۔ اور اسی غرض سے میں دو ہزار کاپیاں چھاپونگا جن میں سے ۔۔۔ جلدوں کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ خاص انتظام کیا جاویگا۔ ۳۱۔ اگست ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ پارہ خریداران الحکم کے پاس پہنچیگا اس میں یہ لحاظ رکھا جاوے کہ سورہ کے شروع سے ہو اور سورہ پر ختم ہو اس طرح پر بعض اوقات ایک پارہ سے یہ حصہ بڑھجایا کرے گا مگر یہ طریق اسلئے ملحوظ رکھا ہے تاکہ سلسلہ مضمون میں فرق نہ آوے کاغذ انشاء اللہ تعالیٰ عمدہ لگایا جاویگا اور تقطیع موزون ہوگی۔ ہدیہ کے متعلق ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا جو صاحب نہ لینا چاہیں وہ مجھے ابھی سے اطلاع دیں ورنہ اگر میں اس پر اعتماد کرکے کہ وہ اس کی اشاعت میں میرے معاون ہیں اور اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی اشاعت ہو ان کو وی۔ پی بھیجدیا اور انہوں نے واپس کردیا تو اس سے بڑھکر تکلیف دہ امر کیا ہوگا۔ اس لئے میں ۱۸۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اسکو چھاپتا رہونگا اور جو احباب اسوقت تک مجھے اطلاع دیں گے کہ وہ کسی وجہ سے اسے نہیں لے سکیں گے ان کے نام ہرگز نہیں بھیجا جاویگا۔ ورنہ کل خریداران الحکم کے نام دو دو کاپیاں بھیجدی جائینگی اور اگر کوئی دو سے زیادہ لینا چاہیں تو بھی اطلاع دیں بالآخر التماس ہے۔ کہ ناظرین اس خادم کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کے لئے جوش اور جوش کے ساتھ اخلاص اور سچی سمجھ اور فہم اور اس کے ساتھ اسباب عطا فرمادے کسی سے ایک پائی بھی پیشگی نہیں لی جاویگی:۔

(یعقوب علی ایڈیٹر الحکم)

اعلان

قابل توجہ بقایاداران۔

لہذا سال ختم ہونے کو ہے۔ مگر ابھی تک بعض خریداران نے اپنے پچھلے بقایا کو بھی صاف نہیں کیا۔ لہذا ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ پچھلا حساب صاف کرنے کی طرف توجہ فرمائیں

منیجر

مراسلات

اخویم اڈیٹر صاحب۔ آہ کیا عرض کروں حضرت مسیح موعود کے اچانک اٹھ جانے سے جو اسوقت دل کی حالت ہو رہی ہے اسکا نقشہ کسی صفحہ کاغذ پر نہیں کھینچ سکتا ہوں ہاں اسوقت اپنا ایک خواب ضرورۃً سناتا ہوں جو اس مصیبت کے آنے سے چند ہفتے پہلے مجھکو دکھایا گیا تھا جسکی حقیقت تک اسوقت میری کوتاہ نظر نے ذرا بھی رسائی نہ کی اور باوجود بہت سے خوض و فکر کے میرا ذہن اس کے نتیجہ نکالنے میں بالکل ناکام رہا آخر میں مجبور ہو کر اس کی طرف سے توجہ اٹھالی اب جو یہ افتاد پڑی تو معلوم ہوا کہ اسی کی طرف اشارہ تھا اور نرا اشارہ ہی نہیں۔ بلکہ پیش از وقت کے لئے اسکے اندر ایک صداقت پوشیدہ تھی جسکے خیال سے اسوقت میری روح مسرور ہو رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس خواب کو میرے احمدی بھائیوں کی تازگی ایمان کے لئے الحکم میں درج فرما دیجئے ای سبوح قدوس خدا تو اپنے اس برگزیدہ بندے کی پاک روح پر بیشمار برکات نازل فرما۔ میں نے دیکھا کہ میں دکن کی طرف کہیں جا رہا ہوں۔ رفتہ رفتہ ایسی جگہ پر پہنچا ہوں کہ داہنی جانب ایک شاہی وقت کی مسجد آپڑی ہے جو شاہ وقت یا کسی دوسرے دولتمند نے اسکو بڑے اہتمام سے بنوایا ہے اور وہ مسجد اپنی نمود میں بہت مشہور و معروف ہے۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ چند ہی قدم آگے چلکر ایک دوسری مسجد بائیں جانب کو ملی ہے اسکی کرسی بہت بلند ہے اور بہت سی سیڑھیاں طے کرنے کے بعد ملتی ہے کہنے والے نے کہا کہ وہ پہلی مسجد اصلی ہے اور یہ دوسری اس کی نقل ہے اور کیسی نقل کہ ہر وصف میں اصل سے ملالو۔ مگر ہاں کسی بات میں کسی وجہ سے ذرا سا فرق رہ گیا ہے پس میں نے اس نقلی مسجد میں جانیکا قصد کیا اور چاہتا تھا۔ کہ پہلی سیڑھی پر قدم رکھوں کہ کسی شخص نے مجھکو روکا اور کہا کہ اس مسجد میں داخل ہونیکا یہ طریقہ نہیں۔ ذرا صبر کرو۔ میں اس کے کہنے سے ٹھہر گیا کہ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ایک چرمی لباس لے کر آیا اور اسکو پہلی سیڑھی پر بچھادیا اور مجھ سے کہا کہ لو اب تم اس بساط پر بیٹھ جاؤ یہی تمکو اوپر تک پہنچائیگی میں اس کے کہنے سے اسپر بیٹھ گیا پس اس بساط کو خودبخود حرکت ہوئی اور وہ مجھکو اوپر کی جانب لے اڑی آگے خبر نہیں کہ کیا گذرا۔ ایہا الناظرین کچھ آپ سمجھے یہ کیا اسرار تھا کوئی مانے یا نہ مانے یہ مسیح موعود کے رفع روحانی کا نقشہ دکھایا گیا تھا۔ ایک صورت خواب کی یہ بھی ہے کہ دوسرے کا حال اپنے پر وارد کرکے دکھایا جاتا ہے اصلی مسجد مقام مصطفوی اور نقلی مسجد مقام مسیح موعود تھا۔ نقلی مسجد میں کچھ فرق رہ جانا لازمی تھا آخر ولی و نبی کے مقام میں کچھ فرق ضرور چاہیے اب میں اس موقع پر بزرگان قوم کی خدمت میں ایک گزارش ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی قدر و منزلت کو ملحوظ رکھکر اگر اس بہرور کی شان میں بجائے وفات وغیرہ کے رفع کا لفظ تحریراً و تقریراً استعمال کیا جائے تو آج جو کچھ اسپر شور و غوغا اٹھ رہا ہے آیندہ نسلوں میں جبکہ لوگ اسکے معنے سمجھنے لگیں گے اور جان لینگے کہ خدا اور رسول کا قرار دادہ ہے یہ بھی حق نہ رہی گی۔ بلکہ دوسرے صلحاء کے لئے بھی بعد مرگ ایک عزت کا لقب سمجھا جائیگا اسکو ضرور رواج دینا چاہیے

خاکسار۔ خلیل الدین احمد راضی صدیقی نہری

ہمیں اظہار رائے

خاتونان ہند اس نام کی ایک کتاب لالہ رگھوناتھ سہاے۔ بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ارا اہ نے تالیف کی ہے کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے چھوٹی تقطیع کے ۸ جز پر طبع ہوئی ہے ظاہری مراتب عمدہ ہیں۔ قیمت ۸ ہے جو کسی قدر زیادہ ہے۔ ملک میں عمدہ لٹریچر کے پھیلانے کی سعی عمدہ بات ہے۔ اور خوشی کی بات ہے، کہ برہم سماج اس معاملہ میں کوشش کررہی ہے یہ کتاب منیجر برہم پرچارک لاہور یا لائبریرین برہم سماج لاہور سے ملے گی۔

شرح حدیث مس شیطان پادری لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے صحیح بخاری کی ایک حدیث کو عموماً پیش کیا کرتے ہیں جو مس شیطان کی حدیث ہے یعنے پیدا ہونے کیوقت جو بچہ چلاتا ہے اسے شیطان مس کرتا ہے اس مس سے مریم اور ابن مریم بچے ہوئے ہیں۔ یہ حملہ اسلام پر ایسا خطرناک حملہ ہے کہ تمام مقدسوں اور راستبازوں اور انکے سردار پر اسکی زد پڑتی ہے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث کی شرح لکھنے کیلئے فاضل امروہی کو حکم دیا تھا وہ رسالہ چھپ کر شایع ہوگیا ہے اور ۱ قیمت پر دفتر میگزین قادیان سے ملیگا صرف ایکہزار طبع ہوا ہے۔ حالانکہ ایسے رسالے کثیر التعداد میں چھپکر شایع ہونے چاہئیں جماعت کے متمول اور اہل دل اصحاب کو چاہیئے کہ متعدد کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کردیں

آئینہ صداقت نہایت مختصر مگر مفید رسالہ جو برادرم مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود کی وفات پر لکھا اور شایع کیا مخالفین کے اعتراضوں کے جواب خوب دیئے ہیں جیبی تقطیع ہر وقت پاس رہ سکے۔ بہت مفید ہے ۱؎ قیمت پر مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر سے ملے گا متعدد رسالے مفت تقسیم ہوئے ہیں۔

غیر معمولی جلسہ تشحیذ الاذہان

آج ۷- اگست صبح ۷ بجے تشحیذ الاذہان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا حاضرین کی تعداد معقول تھی مگر افسوس کہ ہمارے سکول کے طلباء اس میں کم دلچسپی لیتے ہیں۔ جس کیلئے ہم ہیڈ ماسٹر صاحب کی توجہ خاص طور سے مبذول کرتے ہیں۔

چوہدری فتح محمد صاحب نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ یہ بھی ایک نئی بات ہے کہ ممبران تشحیذ عام طور سے تو زبانی تقریر کرتے ہیں مگر اس موقع پر لکھے ہوئے مضمون پڑھے گئے چوہدری صاحب کو چونکہ اپنے کالج کا کام تھا اس لئے غالباً وہ اپنے مضمون کے لئے کافی تیاری نہ کر سکے آپ نے میرے آقا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا۔

(۱) دہریہ اور مادہ پرستوں کو وحی و الہام و پیشگوئیوں کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا (۲) عیسائیوں کی مذہب بنیاد عیسےٰ کی موت ثابت کر کے اُکھیڑ دی۔ اس بات کے دشمن بھی قایل ہو گئے پھر ڈوئی اور آتھم پر روحانی حربہ چلا کر اس مذہب کا باطل ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچایا۔ (۳) آریہ کے تناسخ اور نیوگ کے مفاسد کو دکھایا کہ تناسخ مان کر خدا کو سرب شکتیمان نہیں کہہ سکتے نیوگ ایسی گندہ تعلیم کا سرچشمہ وہ قدوس خدا نہیں ہو سکتا۔

پھر مکالمہ و مخاطبہ الٰہی کو اسلام کی روح اور اس کا تاقیام قیامت جاری رہنا بنا دیا جہاد کا خود ساختہ بدنما دھبا اسلام کے منور چہرہ سے مٹا دیا (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور سچے عاشقوں کی جماعت بنائی جو رواجی ایمان سے خالی ایمان کو پہنچے چوہدری صاحب اگر آئینہ صداقت اور معیار الصادقین کو دیکھ لیتے تو ان کو مسیح کی خدمات کی ایک فہرست مل جاتی اور پھر سیدی و مولائی کی کتابوں سے ان کے متعلقات کو پیش کر سکتے۔

اس کے بعد امام زادہ سید محمود اٹھا اور اپنا مضمون پڑھا اصل میں حضور علیہ السلام کے بعد مشتاقان احمد کے لئے کوئی چیز تسلی بخش ہو سکتی ہے تو آپ ہی کی تقریر ہے ؎

کیونکہ ہے کچھ نشان اس میں جمال یار کا

آپ نے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کو اشاعت دین میں کیا کیا تکالیف برداشت کرنی پڑیں طائف کا واقعہ یاد آیا اور سب کچھ سمجھایا کہ یہ سب کچھ وما نقموا منہم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید کی بنا پر تھا۔ پھر آپ نے ان واقعات کے سلسلہ میں اپنے حضور مسیح کی مشکلات کا ذکر کیا جو مخالفین نے دیں اخیر میں اپنی جماعت کو متوجہ کیا کہ وہ بار گران جو پہلے صرف ایک جان پر تھا اب ہم سب پر تقسیم ہو گیا ہے خدا کا منشا ہے کہ تمام سعید روحوں کو توحید پر جمع کرے اب ہمارا فرض ہے کہ یہ پیغام تمام دنیا کے بسنے والوں کے کانوں میں پہنچائیں۔ اس بات سے ہمت نہیں ہارنی چاہئے کہ ہم لڑکے ہیں کیونکہ اس سے پہلے بھی یوسف ع اسمٰعیل ع داؤد ع یحییٰ ع علی رض نے لڑکپن کی حالت میں وہ کام کئے جن کی امید بڑوں سے کی جاتی ہوگی۔

اس کے بعد آپ نے عام مفاسد زمانہ بیان کئے اس کے ضمن میں وہ فقرہ بھی کیا پر اثر تھا جو کسی خاص جوشِ اخلاص سے نکلا کہ دنیا کے زر و مال کا ایک بڑا حصہ خدا پرستوں کو انسان پرست بنانے اور مریم کے بیٹے کی خدائی منوانے کیلئے خرچ ہو رہا ہے پھر نبی کریم کے اوصاف بیان فرمائے اور درد مندوں سے کہا کہ اب اس اعلیٰ انسان کو جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ انسان تصور نہیں ہو سکتا۔ ایک ادنیٰ انسان کہا جاتا ہے بلکہ ہر ایک عیب اس کی ذات بابرکات سے منسوب کیا جاتا ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ دعا ہمدردی (جو کامل احساس سے پیدا ہوتی ہے) جوش استقلال کی قرآن حدیث سے واقفیت کی حضرت اقدس کی کتابوں کے مطالعہ کی علم۔ خوش اخلاقی صبر تحمید و تقریر میں مشاقی پیدا کرنے کی اور رسالہ تشحیذ کی اور جلسہ پندرہ روزہ کے انعقاد کی۔ پھر اتفاق و اتحاد کی اور سب سے بڑھ کر جو لطیف بات کہی وہ یہ کہ غیر اسلامی چیزوں کے بائیکاٹ کی چونکہ آجکل بائیکاٹ پر زور دیا جا رہا ہے ہم کو اس سے تعلق نہیں ہمارا ملک یہ ملک نہیں مومن کا اصل ملک آخرت ہے بس خدا کی سلطنت میں جن شیطانی اشیاء کا زور ہے ہمیں اس کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ لوگ دنیا کے لئے مال و جان کی پروا نہیں کرتے افسوس ہے اگر ہم دین کے لئے صرف مال سے بھی دریغ کریں۔ تمہید ایک دعا پر ختم ہوئی بہتر تھا کہ آپ مضمون نہ پڑھتے بلکہ تقریر فرماتے جس میں اس سے زیادہ جوش اور اثر ہوا کرتے ہیں۔ اللھم اید اما منا بنصرہ العزیز

(راقم)

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار محنتی۔ جفاکش آدمی ہر محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں محکمہ ڈاک خانہ میں ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ ملے جانے کو تیار ہیں امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جلد مطلع ہو عاجز کو اطلاع دینگے۔

شیخ غلام احمد صاحب نومسلم

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں اور وہ سرورت ہوشیارپور۔ کانگڑہ جالندھر اور لاہور حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دورہ کریں گے عنقریب قادیان دارالامان سے روانہ ہونگے ان کو بموجب قواعد واعظین منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے جہاں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ نہ ہو۔ وہاں احمدی احباب کی فہرست مکمل کر کے باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قایم کرنے کی اجازت ہے جہاں وہ پہونچیں وہاں کے احباب شیخ صاحب موصوف کے اغراض مذکورہ بالا کے پورا کرنے میں ہر طرح سے مدد دیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری
صدر انجمن احمدیہ قادیان
۱۰ اگست ۱۹۰۸ء

تائید۔

اس پرچہ کے شروع میں میں نے جو آرٹیکل لکھا ہے وہ لکھا جا چکا تھا۔ کہ میرے ایک محترم بھائی شیخ ہاشم علی صاحب گرداور سردول گڑھ ریاست پٹیالہ کی چٹھی مجھے ملی جس میں انہوں نے ایکہزار آدمیوں کی تجویز سے اتفاق کر کے لکھدیا ہے کہ میں ان میں سے ایک ہونگا جو عـــہ روپیہ جمع کر کے سالانہ جلسہ پر لاؤنگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک شروع ہوئی ہے اللہ تعالےٰ اس میں برکت ڈالے دوسرے احباب ہمت کریں اور شیخ ہاشم علی صاحب کے نمونے سے فائدہ اٹھائیں بات مشکل نہیں۔ اگر ایکہزار آدمی ایسے نکل آئیں جو اس جلسہ پر یا تو از خود عـــہ روپیہ دیں یا جمع کر کے لائیں تو میں بتا سکونگا۔ کہ قوم موجودہ جاری کاموں میں سے ایک کی طرف سے انشاء اللہ بے فکر ہو جائے گی۔ اس تحریک کو عام کیا جاوے۔ اور دوستوں اور احباب کو اکسایا جاوے۔

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

اصلی ہیرا جو ... ل قریباً اڑھائی سو روپیہ تولہ پر فروخت ہوتا ہے
اور ہیرے کا سرمہ دو روپیہ تولہ پر فروخت کیا جاتا ہے ہمارے پاس موجود ہے
میں اسکے لئے لمبے چوڑے سندات پیش نہیں کرنا چاہتا اسلئے کہ حضرت
حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامۃ اور دوسرے
بزرگان ملت نے اسکو اصلی ہیرا شناخت کر کے خود خرید فرمایا ہے
عام لوگوں کے نفع کیلئے اصلی ہیرا چھ روپیہ تولہ اور سرمہ ہیرا دو روپیہ تولہ
پر فروخت کرتا ہوں اور اسکے ساتھ ہی یقین دلاتا ہوں اگر ہیرا اس اشتہار کے
کے موافق مصدقہ نہ ہو تو میں قیمت واپس لونگا سچائی کے اظہار کے
لئے یہی ایک امر کافی ہے +

نوٹ۔ ہیرو دکان سے ہر قسم کی لنگی اور کلاہ بھی مل سکتی ہے

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر قادیان دار الامان

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے ہینڈل کاک کین اور ربڑ
کے بنے ہوئے نہایت پائدار ہے قیمت ۳؎ کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار
کشمیر کی لکڑی کے کین ہینڈل ربڑ کے میچ کیلئے نہایت عمدہ ۲؎
کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا
۱؎ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کیلئے ۱؎
بچوں کے کرکٹ بیٹ ۱۲–۱۳ کیواسطے ۸ ودسٹ ایک ٹرک کمال
لکڑی کا فی سٹ ۸ ے

فٹ بال عمدہ دکارہ ولایتی اور مضبوط بلیڈر نہایت پائدار ۵؎
کیلئے فٹ بال عمدہ ربڑ بلیڈر ۴؎
۳؎
کرکٹ لیگ گارڈ سون نہایت عمدہ اور مضبوط ۲؎
۱؎
پریکٹس ۱؎
کرکٹ وکٹیں فی کاپی ۱؎

المشتہر
نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ ۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بال ہر قسم پریکٹس
کرکٹ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے
قابل تعریف پایا۔ میں اس کم خرچ بالا نشین کا مصدق پاتا ہوں +
نیاز مند۔ حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجان پور ضلع کانگڑہ

کیا آپ بیمار رہتے ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست ہے آپکو کچھ بحث نہیں کہ کونسی شکایت ہے
آپ اپنے آپ سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں ایک مرتبہ دست صاف
ہو جاتا ہے؟ اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈون کی
ہاضمہ کی گولیاں ڈودنس ڈنر پلز کھا لیجئے دوسرے روز صبح آپکو
دست صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپکو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا
قبض کیوجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں اور میلا فاسد
مادہ پیدا کرتے ہیں۔ کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے
اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں
جگر کی شکایات ہیجان صفرا۔ صفراوی بخار یا تپ۔ بد ہضمی۔ سنگرہنی
ہچکی کمزوری جسم کی نکاہت امراض قلب یعنی دل کا دورہ سینے یعنی جگر آنا
درد سر قطع کیلئے ڈکاریں آنا اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ اگر
کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی تو خون کثیف ہو جاتا ہے اور صحت
ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہیں ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈودنس ڈنر پلز)
بناتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکورالصدر مرضوں کو مٹاتی ہیں کیونکہ
وہ فاسد مادہ اور زہریلے آنکھوں کو آنتوں میں سے نکالتی ہیں
جگر کو قوت عطا کرتی ہیں۔ معدہ یعنی پیٹ کو اچھی طرح بناتی ہیں جسم
کو پاک اور صاف کرتی ہیں اور مرد عورت اور بچہ کو جلد اور ہمیشہ
کے لئے صحت بخشتی ہیں۔

بارہ آنہ والی

قیمت ۱۲؍ اور بارہ آنہ والی شیشی میں ساٹھ گولیاں ہیں جو ۱۲؍
والی شیشی کی گولیوں سے تگنی ہیں کل دوا فروشوں سے ملتی ہے
یا ڈون پی اور باکس بمبئی کے پاس سے

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے
کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر دقت تو
ایک ہی ڈبیا چاہے بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سر خارہ کہ جو
کیڑے چنبہ داد اور جلد کی سب طرح کی سوزش کیلئے نہایت مفید اور خارش
وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کیلئے آزمائی
پائی گئی ہے تمام دوکانداروں کے پاس قیمت ۱۲؍ ڈبیا

دو مفید رسالے

رسالہ ثبوت حب الوجود خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک بڑے ایک اعتراضات
کا مدلل اور فلسفیانہ جواب جس میں آریہ سماج کے بعض اصولوں کی حقیقت
بھی کھول کر بتائی ہے۔ قیمت ۲؍ رسالہ تدبیر اس میں مسئلہ تقدیر کی
حقیقتیں کی گئی ہے اور تدبیر اور تقدیر کے فلسفہ پر بحث کی گئی ہے قیمت ۲؍
دونوں رسالے شائع منشی حبیب اللہ ... گوجرانوالہ

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہو تو حکیم نور محمد
پیپر پرسٹر نوری شفاخانہ موگل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی
شیشیاں منگا کر فروخت کریں جسکی کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے
ہیں اس تریاق میٹھے و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ
بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنیسے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن
رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اسکے
چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد
بخار چند منٹ میں ورد اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد
صحت و سرور حاصل ہوگا تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور انکے لئے جنکو
بیہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اتارنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق انعمت
غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کیلئے بشرط حلفی اقرار عدم اشاعت نسخہ اسکا بنا کرنا
بھی سکھلا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو گے
یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت (نوٹ) جو اخبار
یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ مع اجرت سے مطلع فرمادیں

المشتہر فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موگل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری
آجکل بہت سنا و کہا ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت
دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ۔ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکہ ہے تو اس کے
متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت
کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے یہ لاجواب مضمون طیار کیا ہے جسکے چند
روز استعمال سے امراض متعلقہ قوت رفتہ رفتہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے
اور ہر قسم کی باہ کی شکایات کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھا ئیں جو دوا
سے طیار ہوتی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر رسید ہو طلب خریداری۔ قیمت فی بکس ۱؎

طلا طلسمی۔ پیرانہ سال کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث
سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا
دیتی ہیں ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں۔ ہم جون طلسمی
کھائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دو اس کے مفید پائینگے۔ منگانے سے پہلے
نمونہ منگوا کر آزماؤ۔ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ

سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور بصارت
بڑھانے والا قیمت یک تولہ ۱؎

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے
دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۱؎

المشتہر
حکیم محمد حسین خلف حکیم سرور حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلیب گڑھ ضلع دہلی

آٹا پیسنے کا خراس

آٹا پیسنے کا خراس فی گھنٹہ ... من آٹا پیستا ہے
مستریان مولا بخش و غلام محی الدین بٹالہ ضلع گورداسپور